۶۰ سال پہلے

اپنے جسم کے مالک؟

ضبطِ ولادت کے موضوع پر مَیں اب سے کئی سال پہلے ایک رسالہ لکھ چکا ہوں جس میں دینی، معاشی اور معاشرتی نقطۂ نظر سے اس مسئلے کے سارے پہلوئوں پر بحث موجود ہے۔ عزل کے متعلق جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، اس کا تعلق صرف انفرادی ضروریات اور استثنائی حالات سے تھا۔ ضبطِ ولادت کی کوئی عام دعوت و تحریک ہرگز پیش نظر نہ تھی، نہ ایسی کسی تحریک کا مخصوص فلسفہ تھا، جو عوام میں پھیلایا جارہا ہو، نہ ایسی تدابیر وسیع پیمانے پر ہر مرد و عورت کو بتائی جارہی تھیں۔[اس] کی حقیقت بس یہ ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے اپنے ذاتی حالات یا مجبوریاں بیان کیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سامنے رکھ کر کوئی مناسب جواب دے دیا۔ اس [سے اگر] جواز نکلتا بھی ہے تو وہ ہرگز ضبطِ ولادت کی اس عام تحریک کے حق میں استعمال نہیں کیا جاسکتا، جس کی پشت پر ایک باقاعدہ خالص مادہ پرستانہ اور اباحیت پسند فلسفہ کارفرما ہے۔ ایسی کوئی تحریک اگر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُٹھتی تو مجھے یقین ہے کہ آپ اس پر لعنت بھیجتے اور اس کے خلاف ویسا ہی جہاد کرتے، جیساکہ شرک و بُت پرستی کے خلاف آپ نے کیا۔ میں ہر اس شخص کو جو عزل سے متعلق آں حضوؐر کے ارشادات کا غلط استعمال کرکے انھیں موجودہ تحریک [ضبطِ ولادت] کے حق میں دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے، خدا سے ڈراتا ہوں اور مشورہ دیتا ہوں کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اس جسارت سے باز رہے۔ مغرب کی بے خدا تہذیب و فکر کی پیروی اگر کسی کو کرنی ہو تو سیدھی طرح اسے دینِ مغرب سمجھ کر ہی اختیار کرے۔ آخر وہ اسے عین خدا و رسولؐ کی تعلیم قرار دے کر، خدا کا مزید غضب مول لینے کی کوشش کیوں کرتا ہے؟

اسلام جس طرح ضبطِ ولادت کی عمومی تحریک کو روا نہیں رکھتا، اسی طرح وہ قصداً بانجھ بننے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ یہ کہنا کہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بانجھ کرلینا کوئی ناجائز کام نہیں ہے، اتنا ہی غلط ہے جتنا یہ کہنا غلط ہے کہ آدمی کا خودکشی کرلینا جائز ہے۔ حاصل اس طرح کی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں، جن کے نزدیک آدمی اپنے جسم اور اس کی قوتوں کا خود مالک ہے اور اپنے جسم اور اس کی قوتوں کے ساتھ جو کچھ بھی کرنا چاہے، کرلینے کا حق رکھتا ہے۔ اسی غلط خیال کی وجہ سے جاپانی خودکشی کو جائز سمجھتے ہیں۔ اسی غلط خیال کی وجہ سے بعض جوگی اپنے ہاتھ یا پائوں یا زبان بیکار کرلیتے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے آپ کو خدا کا مملوک سمجھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ جسم اور اس کی قوتیں خدا کا عطیہ اور اس کی امانت ہیں، اس کے نزدیک اپنے آپ کو بانجھ کرلینا ویسا ہی گناہ ہے جیسا کسی دوسرے انسان کو زبردستی بانجھ کردینا یا کسی کی بینائی ضائع کردینا گناہ ہے (’رسائل و مسائل‘، سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلد ۵۴، عدد ۱، اپریل ۱۹۶۰ء، ص ۴۱-۴۳)۔